1954 پاکستان نے امریکہ کے ساتھ دفاع اور باہمی تعاون کے معاہدے کئے۔
پاکستان نے سیٹو اور سینٹو تنظیموں کی ممبر شپ اختیار کر لی۔ ان معاہدوں کے تحت پاکستان نے امریکہ کو روس کے خلاف جاسوسی کے لئے بڈابیر پشاور میں موقع فراہم کیا۔
اس طرح ایشیا میں پاکستان امریکہ کا قریب ترین دوست بن گیا۔ اور امریکہ نے بھاری اقتصادی امداد دی۔

1956 برطانیہ نے دولت مشترکہ کے پروگراموں میں واضح طور پر بھارت کا ساتھ دیا۔
پاکستان نے احتجاج کرتے ہوئے دولت مشترکہ سے علیحدگی اختیار کی۔

22-12-1956 بھارت نے جموں کی طرف سے کشمیر کا واحد راستہ بانہال سرنگ کھودی جو (7250) فٹ بلندی پر واقع ہے۔

24-1-1957 سلامتی کونسل نے مسئلہ کشمیر پر اپنے موقف کا اعادہ کرتے ہوئے یکطرفہ طور پر کئے گئے کسی بھی اقدام کو قبول نہ کرنے کا اعلان کیا۔

21-2-1957 سلامتی کونسل میں کشمیر میں اقوام متحدہ کی فوج بھیجنے کے مسئلے پر سوویت یونین نے ویٹو کر دیا۔
پنڈت نہرو نے کشمیر کے بارے میں غلط بیانی شروع کی اور عالمی رائے عامہ نے سخت تنقید کی۔

1958 ایوب خان کے مارشل لاء تک پاکستان کی وفاقی حکومت نے کشمیری مہاجرین پر 16,00,00,000 روپے خرچ کئے تھے۔

21-12-1958 مقبوضہ کشمیر میں بانہال سرنگ کی توسیع مکمل ہوئی اور آمدورفت جاری ہوئی۔

25-12-1958 ایوب خان نے بھارت کے ساتھ دوستانہ تعلقات کی تمنا ظاہر کی اور مسئلہ کشمیر اور پانی کے مسائل حل کرنے پر زور دیا۔

7-12-1959 صدر امریکہ ڈیوڈ آئزن نے کراچی کا دورہ کیا اور صدر ایوب سے مسئلہ کشمیر پر تبادلہ خیال کیا۔

9-1960 ایوب خان اور نہرو نے نئی دہلی میں باہمی تنازعات کے حل پر اتفاق رائے کا اظہار کیا۔
کراچی میں سندھ طاس معاہدہ ہوا۔

مصادر و مراجع:

☆ ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک — مسعود عالم ندوی
☆ مسئلہ جہاد کشمیر اور اس کی مختصر تاریخ — ابو سلمان فضل الٰہی
☆ ظفر علی خان اور ان کا عہد — عنایت اللہ نسیم
☆ انسائکلو پیڈیا پاکستانیکا — مدیر: سید قاسم محمود
☆ تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت — سید ہاشمی فرید آبادی
☆ انسائکلو پیڈیا تاریخ عالم — ولیم ایل لینگر
☆ پاکستان اسکیم — غلام رسول مہر
☆ اردو ڈائجسٹ — ''آزادی نمبر 93''

قومی ترقی کا راز

حاجی عبدالستار خان ۔چیف ڈویلپمنٹ آفیسر(ر)

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

علمیت شرط خلافت ہے:

اللہ رب العزت نے جب اعلان فرمایا﴿إني جاعل في الأرض خليفة﴾"بیشک میں روئے زمین پر ایک جانشین بنانے والا ہوں"۔(البقرۃ ۳۰) اتنے بڑے فضل و شرف کا مژدہ جانفزا سن کر نہایت نیک وعبادت گزار مخلوق نے کاغذات نامزدگی پیش کر دئے : ﴿و نحن نسبح بحمدك و نقدس لك﴾ فرشتوں نے عرض کیا "ہم آپ کی حمد وثنا کے ساتھ تسبیح و تقدیس کے گن گاتے ہیں"۔

رب العالمین نے فرمایا: واقعی تمہاری عبادت گزاری پر کوئی کلام نہیں، لیکن خلافت کی اہلیت کے لئے "علمیت" بنیادی شرط ہے۔ چنانچہ ہم تمام کے جد امجد حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو اس امتیازی وصف سے مزین کرکے ٹیسٹ اور انٹرویو کے لئے پیش کیا گیا: ﴿وعلم آدم الأسماء كلها ثم عرضهم على الملائكة فقال انبئوني بأسماء هؤلاء ان كنتم صادقينO﴾ "آدم علیہ السلام کو سارے اسماء سکھا دئے پھر انہیں فرشتوں پر پیش کرکے فرمایا تم مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ، اگر تم (اپنے دعوائے استحقاق خلافت میں) سچے ہوں"۔

اب نتیجہ صاف ظاہر تھا کہ عبادت و ریاضت میں فرشتوں سے انتہائی پیچھے ہونے کے باوجود "علمیت" میں برتری کی بنیاد پر اللہ احکم الحاکمین کی عدالت میں حضرت آدم علیہ السلام خلافت کے مستحق قرار پائے۔

علمیت پیمانۂ برتری ہے:

فیصلہ استحقاق خلافت کے بعد تاج خلافت سے آدم علیہ السلام کو سرفراز کردیا گیا۔اس موقع پر ملائک کو علمیت کی برتری مانتے ہوئے نو منتخب خلیفہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا حکم ہوا ﴿وإذ قلنا للملائكة اسجدوا لآدم﴾"اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کے آگے سجدہ ریز ہوجاؤ"۔فرشتوں کی جبلت میں سراسر اطاعت تھی،لہذا انہوں نے بے چوں وچرا آدم کے سامنے پیشانی ٹیک کر علمیت کی برتری کو برضا ورغبت تسلیم کرلیا۔مگر ابلیس نے نص صریح کی موجودگی میں قیاس سے کام لیتے ہوئے علمیت کی برتری کو مادۂ خلقت کے فرق کے مقابلے میں چیلنج کردیا۔ اور دعوائے برتری کا علم لہراتے ہوئے اطاعت سے ہڑتال کردی : ﴿فسجدوا إلا إبليس ابىٰ واستكبر﴾"سب فرشتوں نے سجدہ کیا، سوائے ابلیس کے ،اس نے انکار کیا اور تکبر کی روش اختیار کی"۔

احکم الحاکمین نے نص شرعی کے مقابلے میں ابلیس کی قیاسی رٹ پٹیشن مسترد کرتے ہوئے علمی میرٹ کے مقابلے میں خاک اور نار کے فرق مراتب کا دعوی خارج کردیا اور ابلیس پر دفعہ 182 کے تحت فیصلہ صادر کردیا ﴿ وکان من الکافرینO ﴾ ''وہ میرے منکرین میں شامل ہوگیا'' (سورۃ البقرۃ ٣٤)۔

ابلیس پہلا منکر شریعت ہے:

ابلیس لعین کی گرم طبیعت نے مادہ خلقت کا تعصب اپنایا اور شرعی عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف بغاوت کی اور دھرنا دیا۔اور اس نے خلیفہ الٰہی اور اس کی نسل کو اپنے سابقہ تجربات و مشاہدات کی روشنی میں ''خلافت کا نا اہل'' ثابت کرنے کو اپنا اور اپنی نسل کا نصب العین بنا لیا۔ اس روز سے ابلیس اور اس کی نسل ہمارا ازلی اور ابدی دشمن ہے۔

علمی برتری کے خلاف ابلیس کی معاندانہ کارروائیاں:

ابلیس بنی نوع آدم کو منصب خلافت سے معزول کرکے قعر مذلت میں گرانے کے لئے انسان کے ہر رگ و ریشہ میں دوڑ دھوپ میں لگا رہتا ہے اور جس پہلو سے بھی کمزوری پاتا ہے ،اسی پہلو سے حملہ آور ہوتا ہے۔ لیکن بہر حال اس کی ساری کارروائی کا دارومدار درج ذیل نکات پر رہتا ہے:

١۔ **علم سے محروم رکھنا** : تاکہ جہالت کی وجہ سے انسان بذات خود وہ راستہ اختیار کرے جس سے شیطان کا مقصد مفت میں حاصل ہو۔

٢۔ **اخلاص سے محروم کرنا**: تاکہ انسان کی محنت کا اصل مقصد دنیاوی مفاد میں منحصر ہو اور وہ علم رکھنے کے باوجود آخرت میں علمیت کی بنیاد پر برتری حاصل نہ کرسکے۔

٣۔ **علم اور عمل میں فرق کرنا**: علم نافع وہی ہے جس کے ساتھ عمل کی ہم آہنگی ہو۔جس قدر علم، عمل سے پیچھے رہے انسان ثواب سمجھ کر گناہ (شرک و بدعت) کا ارتکاب کرتا ہے۔ اور جتنا جتنا عمل،علم سے پیچھے رہے انسان اسی قدر کاہل ، غافل ،عاصی ،فاسق وغیرہ کے مراحل سے گزر کر کفر کے دائرے میں قدم رکھنے لگتا ہے۔اس قسم کا علم والا شخص جاہل سے کہیں بڑھ کر نہ صرف اپنے لئے بلکہ دوسروں کے لئے بھی ضرر رساں ہوتا ہے۔

٤۔ **محنت سے روکنا**: تاکہ انسان حقیقی علم سے تہی دست و تہی دامن ہو کر اہل علم کا روپ اختیار کرے اور چار وناچار غلط مسائل اور باطل فتوے صادر کرکے ابلیس کا کارندہ بنے۔

٥۔ **علم کی بے قدری کرانا** : تاکہ اولاد آدم اپنے استاد کو ''مجبور ملازم'' سمجھے اور نصابی کتب کو ''بارگراں''۔ پھر ان دونوں سے بے نیاز ہونے کے لئے سستے وسائل تلاش کرے۔ یہ سستے وسائل بنیادی طور پر مندرجہ ذیل ہیں:۔

(ا) **وسائل قبل از امتحان**: ان میں حل شدہ سوالات اور خلاصہ جات شامل

ہیں، جنہیں عرف عام میں ٹیسٹ پیپر یا مذکرۃ کہاجاتاہے۔ان پر ایسے طلباء انحصار کرتے ہیں ،جن کی علمی بنیاد نہایت کمزور ہونے کی وجہ سے نصابی کتب کو سمجھنے کی صلاحیت سے عاری ہوتے ہیں۔یا علم کی بے قدری کی وجہ سے ''علمی صلاحیت'' کے جھمیلوں میں پڑنا گوارا نہیں کرتے لیکن خالص مادی مفادات یا شہرت کی لالچ میں آکر امتحان بھی پاس کرنا ضروری خیال کرتے ہیں۔

ان وسائل کی ایک اور قسم اس سے بھی بدتر ہوتی ہے، جسے ''گیس پیپر'' کہا جاتاہے۔ غالبا یہ نہایت بھیانک قسم کی خیانت کرنے والے ممتحنین کی ملی بھگت سے تیار ہوتے ہیں ،جن میں صرف ''اہم سوالات'' ہوتے ہیں اور عام طور پر آنے والے امتحان کے نصف یا اس سے زائد سوالات پر مشتمل ہوتے ہیں۔

اس طرح کے سستے وسائل سے علم کو جنس تجارت بنانے والے مصنف خود بھی عام طور پر اسی طرح کے حرام وسائل سے سند یافتہ ہوتے ہیں۔ اس لئے ان گائیڈوں،ٹیسٹ پیپروں اور خلاصہ جات میں مضحکہ خیز علمی کمزوریاں بھی ہوتی ہیں۔

(۲) وسائل دوران امتحان: جو ''نقل'' کے نام سے طلباء میں مشہور اور مجرب ہیں اس قسم کو عام طور پر جرم سمجھا جاتاہے۔

(۳) وسائل بعد از امتحان: بعض دفعہ اہم ''کیس'' نمٹانے یا پاس مارک حاصل کرنے کیلئے کلرکوں کی مٹھی بھی گرم کی جاتی ہے، جو کہ رشوت کے نام سے بدنام ہے۔

طالب ''علم'' کی ذمہ داری:

علم کے طلب گاروں کو چاہئے کہ وہ علم کی اہمیت کو سمجھ لیں اور علم کو اسلئے حاصل کریں کہ یہ انسان کا شرف ہے جو دنیا میں زندگی کا سلیقہ سکھاتا اور آخرت میں اصلی سلیقہ مند زندگی تک پہنچاتاہے ۔علم کو نصب العین بنانے والا سال بھر مناسب مقدار میں محنت کرتاہے، استاد کی عزت کرتا اور اصل کتاب کی حفاظت کرتاہے ،اسی کو سیکھنے میں قلب وذھن استعمال کرتاہے۔

علم کو زندگی میں حصول ترقی (Career) کے لئے حاصل کرو،نمبر حاصل کرنے کے لئے نہیں، آپ کو سستے وسائل کی ضرورت نہیں پڑے گی اور نمبر خود بخود مل جائیں گے ۔جیسے کوئی انسان گھوڑا ،سواری کیلئے یا گائے، دودھ کے لئے پالتاہے ؛گوبر کے لئے نہیں پالتا ۔لیکن گوبر خود بخود حاصل ہوجاتاہے۔ اب جو طالب علم نمبر لینے کے لئے ٹیسٹ پیپر رٹتاہے یا نقل لگاتاہے وہ اس احمق شخص کی طرح ہے جوصرف گوبر کے حصول کی خاطر گھوڑایا گائے پالتاہو۔

علوم عصریہ کی اہمیت:

اثری علوم یعنی قرآن پاک ٔ حدیث شریف اوران کے معاون علوم کی فضلیت واہمیت مسلم ہے ۔لیکن